Dr Tariq Khalam
Assist Professor
Deptt of Urdu
Sughra College
Bihar Sharif

B.A Part I
Paper I

باغ و بہار کا اسلوب

اردو کی داستانوں میں "باغ و بہار" کی اہمیت و عظمت مسلم و منفرد ہے۔ یہ ایک فارسی کتاب ہے جو قصہ چہار درویش کا ترجمہ ہے مگر ترجمہ ہونے کے باوجود میر امن کی تصنیف و تخلیق معلوم ہوتی ہے۔ بقول ڈاکٹر سید احتشام حسین ندوی کے "فن داستان گوئی میں اس سے بہتر اور جامع اور کوئی نمونہ نہیں۔ میر امن اگرچہ ایک مترجم ہیں مگر دراصل وہ تخلیق نگاری کی حیثیت اختیار کر کے ایک اعلیٰ فنکار کے لباس میں جلوہ گر نظر آتے ہیں۔ اور بے تکلفی سے اپنی فنکارانہ صلاحیتوں میں جلوہ گر نظر آتے ہیں" میر امن زبان اور بیان کے ماہر اور راز داں ہیں۔ وہ باتوں کو موثر بنا کر پیش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ناول اور افسانہ کی مقبولیت کے دور میں بھی اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ میر امن نے یہ کتاب برطانوی حکومت کے ابتدائی دور میں ۱۸۰۱ء میں لکھی تھی۔ دو سو سال ہونے کے بعد بھی کتاب کی مقبولیت میں اور آب و تاب میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔

۱۔ داستانی رنگ ـــ باغ و بہار داستانی رنگ کی کتاب ہے۔ اس زمانہ میں پر تکلف پر تصنع اور نہایت ہی پیچیدہ طرز عبارت کا رواج تھا۔ چنانچہ باغ و بہار ایک ترقی پسند تصنیف ہے۔ اس میں زمانے کے بدلتے ہوئے رنگ کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اس کی عبارت نہایت ہی سادہ آسان اور عام فہم ہے۔ اس کی زبان با محاورہ دلی کی ٹکسالی زبان کا نمونہ ہے۔

۲۔ انداز بیان ـــ قصے کی دلچسپی کے ساتھ ساتھ انداز بیان کا بھی بڑا دخل ہوتا ہے۔ انسان قصہ سنتے ہی فوراً سمجھ جائے اسکو دماغ پر زور ڈالنے کی ضرورت نہ پڑے۔ میر امن اگر چاہتے تو سخت اور ثقیل الفاظ بھی استعمال کر سکتے تھے لیکن انہوں نے زیادہ تر سادہ الفاظ استعمال کیے۔ جو قاری کے دماغ پر فرحت اور انبساط کی کیفیت طاری کر دیتا ہے۔

۳۔ سادگی ـــ میر امن کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ قاری کے ذہن پر آلائش یا تکلفات کا بوجھ نہیں ڈالتے

Scanned with CamScanner

ان کے قصے کو جہاں سے پڑھیں اس میں بھی سادگی، روانی، سلاست حلاوت اور اسلوب ملے گا

۴) الفاظ اور محاورے — میر امن کے پاس الفاظ کا بیش بہا خزانہ ہے اور الفاظ کے صحیح استعمال پر انہیں بڑی قدرت حاصل ہے کتاب میں ہزاروں واقعات آئے ہیں ان کو بیچ جگہ خوبصورت اور مناسب الفاظ کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ میر امن خود زبان دلی کی ٹکسالی زبان تھی دلی کے محاوروں پر انہیں عبور حاصل تھا لیکن وہ ہر قدم پر اس کو استعمال نہیں کرتے۔ نگینے کی طرح جہاں کار آمد ہو جڑ دیتے ہیں

۵) متروک الفاظ — چونکہ باغ و بہار آج سے دو سو سال پہلے کی تصنیف ہے۔ اس میں کچھ ایسے بھی الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو اب متروک ہو چکے ہیں۔ کرچھ (کی) امرائی امراؤ وغیرہ لیکن اس کا استعمال بڑی خوبصورتی سے کیا ہے

ان تمام خوبیوں کے باوجود بعض مقامات پر کچھ خامیاں بھی ہیں جن کو نظر انداز کر دینا چاہیے۔ مثلاً "کرتا" کو "کر کر" لکھتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کو لونڈیاں لکھتے ہیں لیکن یہ خامیاں ناقابل لحاظ ہیں۔ خوبیاں زیادہ ہیں۔ میر امن کے جاندار، دلکش و شستہ اور رسیلے الفاظ رواں دواں اور عام فہم فقرے اور حسین و دلکش فقرے عبارتیں میر امن کی فنکاری کا روشن ثبوت ہیں۔ میر امن کا آرٹ عوامی تعلق کا آرٹ ہے۔ میر امن اپنی مایہ ناز کتاب "باغ و بہار" کی وجہ سے گلشن ادب میں زندہ و تابندہ رہیں گے۔ یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جو میر امن کی انشا اور ان کی بقا کا ذمہ دار ہے

Scanned with CamScanner